نکاح میں کفاءت کے مسائل

گیارہواں فقہی سمینار منعقدہ: ۲۹/ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ-۲/محرم ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۷-۱۹/اپریل ۱۹۹۹ء، امارت شرعیہ، پھلواری شریف، پٹنہ

۱- اسلام تمام بنی نوع انسان کو ایک اور برابر تسلیم کرتا ہے اور آدمی آدمی کے درمیان کوئی فرق روا نہیں رکھتا اور بحیثیت انسان ہر ایک کو برابر عزت دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: {يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ} [حجرات/ ۱۳]۔

اس لئے اسلامی نقطۂ نظر سے انسانوں کی طبقاتی تقسیم اور رنگ ونسل کی بنیاد پر انسانوں کو اعلیٰ اور گھٹیا سمجھنا گوارہ نہیں کیا جاسکتا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: {وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ} [الاسراء/ ۷۰]۔

۲- اسلام نے بہت صاف لفظوں میں اخوت اسلامی کا نظریہ پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: {إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ} [حجرات/ ۱۰]۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "المؤمن للمؤمن کالبنیان یشدّ بعضه بعضا"، اور فرمایا: "مثل المؤمنین في توادهم وتراحمهم وتعاطفهم کمثل الجسد الواحد إذا اشتکی منه عضو تداعی له سائر الجسد بالسهر والحمی"۔

اس لئے ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، کسی کا دوسرے کو ذات برادری کی بنیاد پر حقیر سمجھنا اور نسب ونسل اور زبان پر فخر کرنا اسلامی تعلیمات کی صریح خلاف ورزی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "لا یحلّ لمسلم أن یحقر أخاه المسلم، کل المسلم علی المسلم حرام دمه وماله وعرضه"۔

۳- نکاح کے ذریعہ دو اجنبی مرد وعورت زندگی بھر کی رفاقت کا عہد وپیمان کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے راز دار، پردہ پوش اور وجہ سکون بن جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ) [بقرہ/ ۱۸۷]۔ اور ارشاد ہے: (وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً) [الروم/ ۲۱]۔

اسلام نکاح کو استوار اور پائیدار دیکھنا چاہتا ہے اور ایسی ہدایات دیتا ہے جن پر عمل کرنے سے نکاح اپنے مقاصد کو پورا کرے

اورمیاں بیوی تاحیات خوشگوارزندگی گذارسکیں۔

۴- کفاءت کی حقیقت مماثلت اور یگانگت ہے،میاں بیوی کے درمیان فکروخیال، معاشرت،طرز رہائش، دینداری وغیرہ میں یکسانیت یا قربت ہونے کی صورت میں اس کی زیادہ امید ہوتی ہے کہ دونوں کی ازدواجی زندگی خوشگوارگذرے، اوررشتہ نکاح مستحکم ہو، بے جوڑ نکاح عموماً ناکام رہتے ہیں، اوراس ناکامی کے بُرے اثرات ان دونوں شخصوں سے متجاوز ہوکر دونوں کے گھروں اورخاندانوں تک پہنچتے ہیں،اس لئے احکام نکاح میں شریعت نے کفاءت کی رعایت کی ہے۔

۵- مسلمان عاقل بالغ لڑکےاورلڑکی کا باہمی رضامندی سے کیا گیا عقد نکاح شرعاً منعقد ہوجاتا ہے، کفاءت لزوم عقد میں مؤثر ہے،صحت وانعقادنکاح میں نہیں۔

۶- کوئی بھی غیرمسلم اسلام قبول کرلینے کے بعد مسلم سوسائٹی کا معزز فرد بن جاتا ہے، اسے پشتینی مسلمانوں کے برابرحقوق واحترام حاصل ہوجاتا ہے۔مسلمان لڑکیوں کا نکاح اگرنومسلم نوجوانوں سے کیا جائے تونہ صرف یہ کہ یہ جائز ہوگا بلکہ موجب اجروثواب ہے۔

۷- مردکوعورت کا کفو ہونا چاہئے،عورت مرد کی کفو ہو یا نہ ہو، واضح رہے کہ کفاءت کا اعتبارصرف عورت کی طرف سے ہے،یعنی ضروری ہے کہ شوہرعورت کے معیارکا ہو یااس سے بڑھ کر۔عاقل بالغ مرد نے کفو میں نکاح کیا ہو یا غیرکفو میں،شرعاً منعقد اورلازم ہے،اس پر مرد کے اہل خانہ کواعتراض کا حق نہیں ہے۔

۸- اگرعاقلہ بالغہ خاتون نے غیرکفو میں ولی کی رضامندی کے بغیرنکاح کرلیا تو یہ نکاح شرعاً منعقد ہوگا،لیکن اولیاءکوقاضی کے یہاں مرافعہ کا حق ہوگا۔

۹- کسی لڑکے یااس کے گھروالوں نے رشتۂ نکاح طے کرتے وقت غلط بیانی سے کام لیااوراپنے نسب وخاندان یامعاشی وسماجی حالت کے بارے میں خلاف واقعہ باتیں بیان کرکے نکاح کرلیا لیکن بعد میں اس کی دھوکہ دہی اورغلط بیانی ظاہر ہوئی تو وہ نکاح منعقد ہوگا،لیکن لڑکی یااس کےاولیاءکومرافعہ کا حق ہوگا۔

۱۰- مسئلہ کفاءت میں دینداری کا اعتبارتوضروری ہے، دیگرامورایسے ہیں جن کاتعلق عرف وعادت اورسماجی حالات سے ہے، اس لئے پوری دنیااورتمام ممالک واقوام کے لئے امورکفاءت کی تعیین وتحدید یکساں نہیں ہوسکتی،لہذاہرملک وعلاقہ کےعلماء وفقہاءوہاں کےعرف وعادات اورسماجی احوال کے پیش نظرامورکفاءت کی تحدیدوتعیین کریں گے،بغیراس کے کہ کفاءت کو آپس میں عزت وذلت وشرافت اورذلالت کےساتھ جوڑاجائے۔

☆☆☆